باادب بانصیب

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

05-October-2017

www.dawateislami.net

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُود پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص:۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیْر کا ثَواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نِگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کا ادب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم مقدّس ہستیوں، متبرّک مقامات اور بابرکت چیزوں کا احترام کریں اور بے اَدَبی سے اور بے ادبی کرنے والیوں کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور رکھیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت و حُرمت کا پاسدار، حسنِ اَخلاق کا آئینہ دار، باادب و حیاء دار اور سنّتِ سرکار کی چلتی پھرتی یاد گار ہوا کرتا۔ اولاد اپنے والدین سے اور شاگرد و مرید اپنے استاد و پیر سے آنکھ ملانا تو دُور کی بات اُن کے سامنے آنے سے بھی جھجکتے، اُن سے گفتگو کے دوران آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور اُن کا حکم بجالاتے تھے۔ سامنے تو سامنے غیر موجودگی میں بھی اُن کا ادب ملحوظ رکھتے۔ بڑوں کو نام سے نہیں بلکہ القاب اور اچھے الفاظ سے پکارتے غرض ہر کسی کے مرتبے کا لحاظ (Respect) اور چھوٹے بڑے کی تمیز بر قرار رکھتے تھے اور صرف یہی نہیں بلکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اسی طرح مساجد، مزارات، قرآنِ کریم، کتابوں، تحریروں اور اللہ والوں سے منسوب چیزوں کا بھی خوب خوب ادب کیا جاتا تھا۔ مگر افسوس! آج کل ہماری اکثریت ان اخلاقیات و آداب سے محروم ہو چکی ہے یہی وجہ ہے کہ بد اخلاقی اور بے ادبی کے مظاہرے بہت عام ہوتے جا رہے ہیں، نہ صرف والدین، استاد اور پیر بلکہ ان سے بڑھ کر مقدّس ہستیوں کے ادب واحترام میں کمی آتی جا رہی ہے۔ شاید انہی بے ادبیوں اور بد لحاظیوں کی وجہ سے ہم دن بہ دن گھریلو خوشحالی (Happiness)، ترقّی اور اُخروی فوائد و برکات سے محرومی کا شکار ہیں۔ منقول ہے کہ مَا وَصَلَ مَنْ

1 . . . مُعْجَم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸

2 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ وَ مَا سَقَطَ مَنْ سَقَطَ اِلَّا بِتَرْكِ الْحُرْمَةِ وَ التَّعْظِيْمِ **جس نے جو کچھ پایا ادب واحترام کے سبب سے پایا اور جس نے جو کھویا وہ ادب واحترام نہ کرنے کی وجہ سے ہی کھویا۔**[1] شاید اسی وجہ سے یہ بات مشہور ہے کہ **"باادب بانصیب بے ادب بے نصیب"** آیئے آج ادب کی ضرورت واہمیت اور اس کی برکتوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نام پاک کا ادب کرنے سے بلند مقام حاصل ہوا

سلسلہ عالیہ نَقْشْبَنْدِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک دن عام بَیْتُ الخلا (Toilet) میں بڑا سا مٹّی کا پِیالہ مُلاحَظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہو گئے، کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، اللہ کَنْدہ تھا! لپک کر پِیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا لوٹا منگوا کر اپنے دستِ مبارَک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا، ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اِلہام فرمایا گیا: جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخِرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو (100) سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔[2]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نامِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کا ادب کرنے کی برکت سے کیسا عظیم مقام حاصل ہوا کہ آپ خود فرمایا کرتے کہ **"مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو 100 سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا"** ہمیں بھی چاہیے بالعموم ہر قسم کی تحریر کا ادب کریں اور بالخصوص اگر کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مبارک نام یا کسی بھی مقدس ہستی یا چیز کا نام زمین پر یا کسی نامُناسب جگہ پر پڑا ہوا دیکھیں تو اسے اُٹھا کر صاف کریں اور نہایت ادب کے ساتھ کسی اُونچی جگہ پر رکھ دیا کریں بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر، مدارس وجامعات کوئی ایسی جگہ مُقرَّر کریں جہاں مُقدَّس اَوراق اور تحریرات بوسیدہ (Worn-out) ہونے کی صورت میں جمع کی جاسکیں اور وقتاً فوقتاً اُن کو دفن کرنے یا سمندر میں ٹھنڈا کرنے کا مناسب بندوبست بھی کر دیا جائے۔

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حَضرتِ سَیِّدُنا علیُّ الْمرتَضٰی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اُٹھائے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عِلِّیِّیْن میں بلند فرمائے گا۔[3] لٰہٰذا ہر مُقدَّس تحریر، کاغذ اور اخبارات کا ادب کیجئے اور ان کی بے ادبی سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ اَفسوس! صد کروڑ اَفسوس! آج کل اَخبارات اور دِیگر لکھائی والے کاغذات کے ساتھ ساتھ مُقَدَّس کَلِمات والے کاغذات بھی جابجا سڑکوں (Roads) پر بِکھرے دِکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ اَلَمناک داستان اِسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ اَخبارات اور مقدس تحریرات بے اَدبیوں کے مختلف مَراحِل مثلاً گھر کے کچرا دان، گلی محلے میں لوگوں کے قَدَموں تلے آنے کے بعد طرح طرح کی آلودگیوں، گندی نالیوں یا کچرا کُونڈی کی نَذر ہو جاتے ہیں حالانکہ مقدس تحریر کے ساتھ ساتھ تمام حروف کا ادب واحترام کرنا چاہئے۔

صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچھونے یا مُصَلّٰے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو اِستعمال کرنا ناجائز ہے، یہ عِبارَت اس کی بناوَٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا رَوشنائی سے لکھی ہو اگرچِہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی جُدا جُدا حُرُوف) لکھے ہوں کیونکہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی الف، باء، تاء، ثاء وغیرہ اکیلے حروف) کا بھی اِحتِرام ہے۔ اکثر دَسْتَرخوان (Dining mats) پر عِبارَت لکھی ہوتی ہے ایسے دَسْتَرخوانوں کو اِستِعمال میں لانا (اور) ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں (Pillows) پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں، اِن کا بھی اِستِعمال نہ کیا جائے۔[4]

تحریر کے ادب کے متعلق امیر اہلسنت کی کُڑھن

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر کے ادب کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ایسے پائیدان (Door mats) بھی دروازے کے باہَر نہ

1 ... تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۴۲

2 ... حضرات القدس، مکاشفہ ۳۵، جزء ۲، ص ۱۱۳

3 ... مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب اللقطہ، ۳۰۰/۴، حدیث: ۶۸۴۶

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۴۲۰/۳

www.dawateislami.net

رکھے جائیں جن پر حُرُوفِ تَہَجّی میں کچھ لکھا ہو۔اسی طرح چَپّل پر اگر کمپنی وغیرہ کا نام لکھاہو تو اِستِعمال سے قَبْل اسے مِٹادیاجائے۔ یوں ہی مُصَلّے، پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیہ وغیرہ پر بھی عَرَبی حُرُوفِ تَہَجّی میں کمپنی کے نام کی چِٹ لگی ہو تو ایسی چِٹ بھی جُدا کرکے ٹھنڈی کردی جائے۔ چادریں، قالین، ڈیکوریشن کی دَرِیاں، تکیہ یا گدیلا اَلْغَرَض جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کچھ نہ لکھا جائے، نہ ہی چھپی ہوئی چِٹ سِلائی کی جائے۔[1] لٰہذا اگر آپ بھی کہیں کچھ لکھاہوا پائیں، اس کا اَدَب بجالاتے ہوئے اُس چیز پر بیٹھیں، نہ پاؤں رکھیں اور بے اَدَبی کا اَندیشہ ہو تو ان چیزوں کے اِستِعمال ہی سے گُریز فرمائیں، یا پھر کسی ترکیب سے اس لکھے ہوئے ٹکڑے کو جدا کرکے قابلِ تعظیم جگہ رکھ دیجئے۔ اگرچہ یہ سب کچھ سُننا بہت آسان اور اس پر عمل کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اگر ہم تحریرات اور اوراق کے ادَب کے بارے میں اپنے اسلاف کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے حالات سنیں تو ہمیں عمل کرنے کا جذبہ ملے گا اور اس ادب کی ڈھیروں برکتیں بھی نصیب ہوں گی ۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

نامِ خدا کا ادب کرنے سے گنہگار وَلی بَن گیا

حضرتِ سَیِّدُنا بشر حافی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ توبہ سے قبل بَہُت بڑے شرابی تھے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر "**بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ**" لکھاہوا تھا آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تعظیماً اُٹھالیا اور عطر خرید کر معطر کیا پھر اُسے ایک بلند جگہ پر ادب کے ساتھ رکھ دیا، اُسی رات ایک بُزرگ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہاہے جاؤ! بِشر سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو معطر (Fragrant) کیا، اُس کی تَعظِیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے، اُن بُزرگ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِل میں سَوچا کہ بِشر تو شرابی ہے شاید مجھے خواب میں غلط فہمی ہوئی ہے، تو اُنہوں نے وضو کیا نفل پڑھے اور پھر سو گئے، دُوسری اور تیسری بار بھی یِہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا، کہ ہمارا یہ پیغام بِشر ہی کی طرف ہے جاؤ! انہیں ہمارا پیغام پہنچادو! چنانچِہ وہ بزرگ رَحمَۃُ

1 . . . مدنی مذاکرہ، قسط ۲، مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب، ص، ۴

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ بشر رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکلے ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی محفل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور بشر کو آواز دی، لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نَشے میں بدمست ہیں، اُنہوں نے کہا اُنہیں جاکر کسی طرح بتادو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پَیغام لایاہے اور وہ باہر کھڑا ہے کسی نے جاکر اندر خبر دی تو حضرت سیدنا بِشر حافی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام (Message) لایا ہے؟ دریافت کرنے پر وہ بزرگ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں، جب آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو جُھوم اُٹھے فوراً ننگے پاؤں باہر تشریف لے آئے پَیغامِ حق سن کر سچے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلند مَقام پر پہنچے کہ مُشاہَدہ حق کے غلبے کی شِدت سے ننگے پاؤں (Barefoot) رہنے لگے اِسی لیے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حافی (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہوگئے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کا اَدَب و احترام کرنے کا رب عَزَّوَجَلَّ نے کیسا انعام و اکرام عطا فرمایا کہ سخت گنہگار اور شرابی شخص کو اپنا ولی بنالیا، اور آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دنیا میں وہ بلند مقام عطا فرمایا کہ جب تک آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زندہ رہے جانور بھی آپ کے ادب کی وجہ سے راستے میں گوبر نہیں کرتے تھے، جیسا کہ منقول ہے کہ **حضرتِ** سیدنا بِشر حافی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک بغداد شریف میں آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حیات رہے کسی چَوپائے (جانور) نے راستے میں گَوبَر نہ کیا اور وہ صِرْف اِس حُرمَت و اَدَب کے پیشِ نَظر کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں، ایک دن ایک چَوپائے نے راستے میں گوبر کردیا تو اُس کا مالِک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہو نہ ہو آج حضرتِ سَیِّدُنا بشر حافی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتِقال ہوگیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبر نہ کرتا، چُنانچِہ تھوڑی دیر کے بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت کا وِصال ہوگیا ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

2 . . . **تنکرۃ الاولیاء، جزء ۱، ص ۱۰۶، بتغیر قلیل**

3 . . . فضائل دعا، ص ۲۵۶، ملخصًا

www.dawateislami.net

انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا ادب واحترام

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد تمام مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام افضل واعلیٰ ہیں ان کی تعظیم و توقیر اور ادب و احترام ضروری ہے اور ان کی شان میں ادنیٰ سی توہین یعنی گستاخی و بے ادبی کفر ہے۔ جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کُفر ہے۔[1] انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی شان میں بے ادبی ذِلت و رسوائی اور تمام نیک اعمال کی بربادی کا سبب ہے جیسا کہ شیطان نے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے ادبی کا ارتکاب کیا تو ملعون ہو کر بارگاہِ الٰہی سے نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے وہ سرکش و نافرمان نہ تھا بلکہ ہزاروں سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول تھا، وہ جِن ہونے کے باوجود اپنی عبادت و ریاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا اور اس قدر مقرَّب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے ساتھ حاضر ہوتا۔ مگر حکمِ الٰہی کی نافرمانی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کی بے ادبی سے اُس کی برسوں کی عبادتیں ضائع ہو گئیں اور ذلّت و رُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ لہٰذا ہمیں بھی شیطان کے اس عبرتناک انجام سے ڈرتے ہوئے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی شان میں گُستاخی کرنے اور گُستاخوں کی صحبت اختیار کرنے سے دور رہنا چاہئے اور انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات کو واجبُ الاحترام سمجھنا چاہیے۔ قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مقامات پر اَنبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب بجالانے کا حکم اِرشاد فرمایا اور اس حکم کی تعمیل کرنے والوں کو گناہوں کی معافی اور جنت میں داخلے کی بشارت سنائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَ اٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَ عَزَّرۡتُمُوۡہُمۡ وَ اَقۡرَضۡتُمُ اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَیِّاٰتِكُمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گناہ اُتار دوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں (پ۶، المائدہ: ۱۲)

انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محبت وعقیدت اور اُن کا ادب واحترام جہاں ایمان والوں کے ایمان کی علامت ہے اور اُن کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے وہیں کئی بے ایمانوں کو ایمان کی دولت ملنے کا بھی ذریعہ ہے۔ چنانچہ

ادب کی برکت سے ایمان نصیب ہوا

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون کو دعوت ایمان دینے کیلئے تشریف لے گئے تو فرعون نے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کے معجزات کو دیکھ کر آپ عَلَیۡہِ السَّلَام پر ایمان لانے کے بجائے آپ کے مقابلے کیلئے اپنی سلطنت (State) کے جادوگروں کو جمع کیا۔ جب مقابلے کا وقت ہوا تو ان جادوگروں (Magicians) نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام سے کہا، اے موسیٰ! یا تو آپ اپنا عصا ڈالیں یا ہم اپنی جادو کی لاٹھیوں اور رسیوں کو پھینکیں، ان کا یہ کہنا حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کے ادب کے لیے تھا کہ وہ بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے فرمایا: تم پہلے ڈالو۔ جب انہوں نے اپنا سامان ڈالا جس میں بڑے بڑے رسے اور لکڑیاں تھیں تو وہ اژدھے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا ہوا معلوم ہونے لگا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے اپنا عصا (Staff) ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا اور جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کر کے نگل گیا پھر جب موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے اسے دستِ مبارک میں لیا تو وہ پہلے کی طرح عصا ہو گیا۔ چنانچہ یہ معجزہ دیکھ کر ان جادوگروں پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار " اٰمَنَّا بِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یعنی ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے " کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کا ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان وہدایت کی دولت سے سرفراز فرما

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۴۷

www.dawateislami.net

دیا۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کرنے کی برکت سے بے ایمان جادوگروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔ ذرا غور کیجئے! جو نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و احترام کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر فضل و کرم ہوگا۔ آیئے! اس ضمن میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کے ادب و احترام اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و انعام کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ سنئے:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "اللہ والوں کی باتیں" میں ہے: حضرت سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں (مُسْطِح نامی) ایک آدمی تھا جو 200 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا۔ جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی (Revelation) فرمائی کہ جا کر اُس کی نمازِ جنازہ اَدا کریں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ 200 سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نام محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتا تو اُسے چُوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا، پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کرکے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے ہیں اور 70 جنّتی حوروں سے اُس کا نکاح کر دیا ہے۔[2]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے بنی اسرائیل کے ایک گنہگار شخص کی صرف اس لئے بخشش و مغفرت ہوگئی کہ جب بھی وہ توریت شریف میں نام مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتا تو آنکھوں سے لگاتا، چومتا اور درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ تو پھر اُمّتِ مُحمّدیہ میں سے اگر کوئی اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ صرف نام بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات اور آپ سے نِسبت رکھنے والی ہر شے کی تعظیم کو لازم و ضروری جانے تو پھر اس پر رَحمتِ خُداوندی کی کیسی

---

1 . . . صراط الجنان، ۳/۴۰۳ تا ۴۰۴، ملخصًا

2 . . . حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اور پھر یہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جس کے ادب و احترام کا حکم خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠ (پ۹، الاعراف: ۱۵۷)

تَرْجَمَۂ کنز الایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو سَیِّدُ الانبیا، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے آداب سکھاتے ہوئے اُنہیں اِس بلند بارگاہ میں عامیانہ انداز (Common conduct) اختیار کرنے کی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پارہ: ۱۸، النور: ۶۳)

تَرْجَمَۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے

صَدْرُ الاَفاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سیِّد مُفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنیٰ مُفسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پُکارے تو ادَب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُعَظَّم اَلقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعانہ و مُنْکَسِرانہ (یعنی عاجزی والے) لہجے میں "یَانَبِیَّ اللہ! یَارَسُوْلَ اللہ! یَاحَبِیْبَ اللہ!" کہہ کر پُکارے۔[3] اِمامُ المُفسرین، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پہلے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو **یَا مُحَمَّد، یَا اَبَاالْقَاسِم** کہہ کر پکارا کرتے تھے مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے عام انداز میں اُنہیں پُکارنے سے منع فرمادیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **یَانَبِیَّ اللہ، یَارَسُوْلَ اللہ** کہا کرتے۔[4]

---

3 . . . تفسیر خزائن العرفان، پارہ ۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ: ۶۳ بتغیر قلیل

4 . . . دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، الجزء الاول ص ۱۹

www.dawateislami.net

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ادب کس قدر اَہَم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر مُخاطَب کرے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: عُلَماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں کہ حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نام لے کر نِدا کرنی حَرام ہے۔[1] یادرہے! حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ ظاہری تک ہی مَحْدُود نہیں تھا بلکہ رہتی دُنیا تک ہر آنے والے مُسلمان پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کو تسلیم کرنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ کو واجِبُ الْاِحترام جاننا بے حد ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ظاہری حَیات اور بعدِ پردہ پوشی (یعنی ظاہری وفات کے بعد) غَرَض ہر حالت میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُورِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔[2]

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص:۱۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علمائے کرام کا ادب و احترام

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ عُلمائے کرام کے ادب و احترام کا بھی خوب لحاظ رکھنا چاہئے۔ یادرکھئے! عُلماء وارثِ انبیاء ہیں کیونکہ یہ حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث یعنی علمِ دین کو حاصل کرتے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رَہنمائی کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک زمین پر عُلَماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے

1 . . . فتاویٰ رضویہ ۳۰/۱۵۷

2 . . . تفسیر روح البیان، ج۷، ص۲۱۶

کائنات کی تاریکیوں میں رَہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔[3] لیکن بد قسمتی سے آج کل شاید کسی سوچے سمجھے منصوبے (Pre-planning) کے تحت اُمّتِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلّم کو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام سے دور کیا جارہا ہے، ان کے مقام و مرتبے کو مُسلمانوں کے دل و دماغ سے نکالا جارہا ہے، ان کی شان میں لَب کُشائی کی جارہی ہے، ان پر اعتراض اور طعن و تنقید کرنے پر ابھارا جارہا ہے بلکہ اب تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عُلَماء کی توہین و تحقیر تک نوبت آ پہنچی ہے جو کہ ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ یوں بھی علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی گستاخی ان کے فیض و برکت سے محرومی کا باعث ہے

لمحۂ فکریہ!

ذرا سوچئے! سنجیدگی سے غور کیجئے!! کہ جو مقدس ہستیاں ہمیں قرآن و احادیث کے معنی و مفہوم سمجھائیں . . . ، نماز، روزے، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات کے طریقے سکھائیں . . . ، ان عبادات میں غلطی ہو جانے پر اس کا حل ارشاد فرمائیں . . . ، ماں باپ کا ادب و تعظیم نیز رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے حقوق بتائیں . . . ، ہمارے ہاں فوتگی ہو جائے تو تجہیز و تکفین (Burial) کے مسائل سے ہمیں آگاہ کریں اور مَیِّت کے مَتْرُوکہ مالِ وراثت کو شَرِیعت کے مطابق وُرَثاء میں تقسیم کرنے پر رَہنمائی فرمائیں . . . ، میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کروائیں . . . ، ہماری تجارتی و کاروباری اُلجھنیں سُلجھائیں اور اس کے علاوہ دین و دُنیا کے بے شمار مراحل میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کر کے ہمیں ذِلّتِ دُنیا اور عذابِ آخرت سے بچنے کے طریقے بتائیں، کیا ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کے بجائے انہیں طعن و تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی آخرت داؤ پر لگانا عقلمندی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیں اپنے اُن محسنوں کی شکر گُزار، شرعی مسائل میں اُن کی اطاعت گُزار ہونے کے علاوہ اُن کا ادب و احترام کرنا چاہئے۔

ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن عُلَماء کا بے حد احترام کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب کوئی عالمِ دین تشریف لاتے تو آپ

3 . . . مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۳۱۴/۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوزانوں بیٹھ جاتے۔[1]

حضرت سَیِّدُنا علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھو! علماء، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث (Sucessor) ہیں اور ان کے عُلوم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علوم سے حاصل شدہ ہیں تو جس طرح باعمل علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی، انبیا اور مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعمال اور علوم کے وارث ہیں اسی طرح علما کا مذاق اڑانے والے، مذاق اڑانے میں ابو جہل، عقبہ بن ابی معیط اور ان جیسے دیگر کافروں کے وارث ہیں۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علمائے کرام کے ادب کے بارے میں اپنے مریدین و محبین کی بہت زیادہ تربیت فرماتے ہیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علماء کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے اور اُن کے احترام کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اسلام میں عُلَمائے حق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور وہ علمِ دین کے باعث عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیر عالم کے مقابلے میں عالم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے چنانچہ حضرت محمد بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے: عالم کی دو(2) رکعت غیر عالم کی سَتّر(70) رَکعت سے افضل ہے۔[3] لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب واحترام میں کوتاہی نہ کریں، علمائے اہلسنّت کی تحقیر سے قطعاً گُریز کریں۔ بِلا اجازتِ شَرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کریں۔ حضرت سیِّدُنا ابو الحفص کبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے کسی عالم کی غیبت کی تو قیامت کے روز اس کے چہرے پر لکھا ہو گا **"یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس (Disappointed) ہے۔"**[4] حضرت سیِّدُنا ابو ذرّ غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: عالم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل وحُجَّت ہے تو جس نے عالم میں عیب نکالا وہ ہلاک ہو گیا۔[5] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے کرام کا ادب و احترام نصیب فرمائے اور اُن کی بے ادبی کی آفت سے ہمیں بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتاب "آدابِ دین" کا تعارف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اپنے دل میں ادب کا جذبہ پیدا کرنے اور آداب سے متعلق دینی معلومات حاصل کرنے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"آدابِ دین"** کا مطالعہ بہت مفید ہے، اس کتاب میں قرآن وحدیث سے ماخوذ ایسے آداب بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرکے ہم اپنی زندگی سنوار سکتی ہیں۔ اس کتاب میں بارگاہِ خداوندی کے آداب، بیتُ اللہ شریف کے آداب، بارگاہِ رسالت اور مدینہ طیبہ کے آداب، کھانے پینے کے آداب، نماز کے آداب اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے آداب وغیرہ بہت خوبصورت اور دلچسپ انداز میں بیان کئے گئے ہیں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب کے مُطالعے سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ حاصل ہو گا، لہٰذا آج ہی مکتبۃ المدینہ سے اِس کتاب کو ھَدِیَّۃً حاصل کرکے اس کا مطالعہ کرنے کی نیت کر لیں اور ثواب کی نیت سے حسبِ توفیق خرید کر دوسری اسلامی بہنوں کو بھی تحفۃً (Gift) دیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (***Download***) اور پرنٹ آؤٹ (***Print Out***) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ کریم کا ادب واحترام

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! اب قرآنِ کریم کے ادب واحترام کے بارے میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں، اگرچہ اس گئے گُزرے دور میں بھی مسلمانوں کے دل میں قرآنِ کریم کا بہت زیادہ ادب واحترام ہے، مگر یاد رہے کہ صرف دل کے اندر ہی قرآنِ کریم کا ادب ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ظاہری آداب کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے علم

1... اللہ والوں کی باتیں، ۵/۱۳۱

2... روح البیان، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۰۶، ۵/۳۰۵

3... کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/۸۷، حدیث: ۲۸۷۸۲

4... مکاشفۃ القلوب، الباب العشرون فی بیان الغیبۃ والنمیمۃ، ص ۷۱

5... کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/۷۷، حدیث: ۲۸۶۶۹

www.dawateislami.net

دین سے دُوری (Distance) کے باعث ایک بہت بڑی تعداد اُن ظاہری آداب کا خیال رکھنے سے نہ صرف محروم ہے بلکہ ناواقف بھی ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ قرآنِ کریم کے آداب سیکھیں اور اُن کا لازمی خیال رکھیں تاکہ اس عظیم کتاب کی معمولی سی بھی بے ادبی نہ ہونے پائے، یاد رکھیں! بادب لوگ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہی کامیاب ہیں، کیا خبر ادب کی وجہ سے ہماری بگڑی بن جائے۔ جیسا کہ

قرآنِ کریم کے ادب کی برکت

دلیلُ العارفین میں ہے: ایک فاسق نوجوان تھا جس کی بُرائیوں کی وجہ سے مسلمان اس سے نفرت کیا کرتے تھے اور اسے بہُت منع کرتے لیکن وہ ایک نہ سُنتا۔ اَلغرض جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو کسی نے اِسے خواب میں دیکھا کہ سر پر تاج (Crown) رکھے فِرِشتوں کے ہَمراہ جنّت میں جارہا ہے، اِس سے پوچھا کہ تُو تو بدکار تھا، یہ دولت کہاں سے نصیب ہوئی؟ جواب دیا: دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ کہ جہاں کہیں قرآنِ پاک پر میری نگاہ پڑتی، کھڑے ہو کر تعظیم کی نظر سے اسے دیکھتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کی بدولت بخش دیا اور یہ دَرَجہ عِنایت فرمایا۔[1]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اپنے دلوں میں قرآنِ مجید کی عظمت پیدا کیجئے اور خوب خوب اس کا ادب واحترام بجالائیے، ہو سکتا ہے کہ یہی عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قبول ہو جائے اور ہماری مغفرت کا سبب بن جائے۔ آیئے اب قرآنِ کریم اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے کچھ آداب سنئے: ★ قرآنِ کریم کا سب سے بڑا ادب جو ہر مسلمان پر انتہائی واجب ہے وہ یہ کہ طہارت و پاکی کے بغیر (Without cleanliness & purity) اسے ہرگز ہرگز نہ چھوئے۔ ★ اگر وُضو نہ ہو تو قرآنِ عظیم چھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔[2] ★ جو بے وُضو (Without ablution) ہو اس کو قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔ ★ جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد جانا، طواف کرنا، قرآنِ مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔[3] ★ جب بھی قرآنِ کریم چھونے یا اس کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہو انتہائی ادب و تعظیم کے ساتھ چومے اور سینے سے لگا کر برکت حاصل کرے، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ صبح قرآنِ کریم کو چُومتے تھے اور فرماتے: یہ میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔[4] ★ مستحب یہ ہے کہ باوُضو، قِبلہ رُو، اچھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرے۔[5] ★ تلاوتِ قرآن کیلئے مسواک وغیرہ کے ذریعے اچھی طرح منہ صاف کرے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے مُنہ قرآنِ کریم کیلئے راستے ہیں (یعنی تلاوتِ قرآن کا ذریعہ ہیں) اِنہیں مسواک کے ذریعے پاکیزہ کر لیا کرو۔ ★ شروعِ تلاوت میں اَعوذُ پڑھنا مُستحَب ہے اور ابتدائے سورت میں بِسْمِ اللہ سنّت، ورنہ مُستَحَب۔[6] ★ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔[7] ★ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، ناجائز ہے۔[8] ★ قرآنِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآنِ مجید نیچے ہو۔[9] ★ قرآنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ ★ صحابہ و تابعین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

1... دلیل العارفین از ہشت بہشت، مجلس ۵، ص ۹۲ بتغیر قلیل
2... نور الایضاح، کتاب الطہارۃ، فصل فی اوصاف الوضو، ص ۵۹، مفہوما و ملتقطا

3... بہارِ شریعت، حصّہ ۲، ۱/ ۳۲۶
4... ردالمحتار علی الدر المختار ج ۹ ص ۶۳۴، بتغیر قلیل
5... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۵۵۰
6... بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۵۰
7... صراط الجنان، ۱/ ۲۸
8... غنیۃ المستملی، ص ۴۹۶
9... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۹۶

www.dawateislami.net

کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ کسی نے محض خیر و بَرَکت کیلئے اپنے مکان میں قرآنِ کریم رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ ثواب ہے۔[1] ★ ہو سکے تو روزانہ اسکی زیارت سے برکت حاصل کیا کرے کہ اس کی زیارت بھی عبادت ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عبادت کا جو حصہ تمہاری آنکھوں کیلئے ہے وہ آنکھوں کو دیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: آنکھوں کا عبادت میں سے کیا حصہ ہے؟ فرمایا: قرآنِ کریم میں نظر کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائب سے عبرت حاصل کرنا۔[2] ★ تمام دینی کتابوں کا خصوصی طور (Especially) پر ادب کریں اور قرآنِ کریم کا سب سے زیادہ، دینی کتابوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھنے کے بارے میں علمائے کرام نے جو ترتیب بیان فرمائی ہے اس کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے۔ مثلاً لُغت و نَحو و صَرف (تینوں عُلُوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر علمِ کلام کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر علمِ فِقہ (یعنی شرعی مسائل) کی کتابیں رکھی جائیں، اور علمِ فِقہ کے اوپر احادیث و وعظ و نصیحت اور ماثُورہ (یعنی قرآن واحادیث سے منقول) دعاؤں کی کتابیں رکھی جائیں، ان کے اوپر تفسیر اور قرآنِ کریم کو سب کے اوپر رکھئے۔ قرآنِ کریم کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے بلکہ قرآنِ کریم جس صَندُوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ بھی نہ رکھا جائے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کل بد قسمتی سے دینی کتابوں اور مقدّس تحریروں کے ادب کا جذبہ کم ہوتا جا رہا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اچھی صحبت اختیار کرنا اور بزرگانِ دین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا ہے، آج بھی اگر ہم اچھی صحبت اپنائیں اور اپنے بزرگوں کے کردار و فرامین پر مضبوطی سے عمل کریں تو یقیناً ایک بار پھر ہمارا معاشرہ آدابِ دین کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اللہ والوں کے نزدیک آداب کس قدر اہم اور ضروری ہیں آیئے اس بارے میں پہلے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے طرزِ عمل کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں

کتابوں کا ادب

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 8 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427 بمطابق یکم اکتوبر 2006 بروز بدھ اشراق و چاشت کے نوافل کی ادائیگی کے بعد اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظر ایک دینی کتاب پر پڑی جس پر کسی نے "وائٹو" (whito، لفظ مٹانے والا قلم) رکھ دیا تھا، آپ نے بڑھ کر قلم اُس کتاب سے ہٹاتے ہوئے اس طرح ارشاد فرمایا: دینی کتاب پر کسی چیز کا رکھنا ادب کے خلاف ہے اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے ورنہ جو اس طرف توجہ نہیں دیتا ہے اس کی بے احتیاطیاں بڑھ جاتی ہیں۔ پھر فرمانے لگے دعوتِ اسلامی کے قیام سے پہلے کی بات ہے کم و بیش 27 سال قبل میں ایک صاحب سے ملاقات کیلئے پہنچا دورانِ گفتگو انہوں نے ہاتھ میں لی ہوئی احادیث مبارکہ کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کو اس طرح اُوپر سے میز (Table) پر ڈالا کہ اچھی خاصی "**دھمک**" (Sound) پیدا ہوئی، مجھے اس بات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آج کافی عرصہ گزر جانے کے باوُجود بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو اس "دھمک" کا صدمہ محسوس ہوتا ہے۔[4] اسی طرح ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ۱۴۲۰ھ میں مجھے **چل مدینہ** یعنی امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل ہوئی، ایک روز مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْماً میں جہاں ہمارا قیام تھا بعد اشراق و چاشت امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اچانک اُٹھے اور سامنے رکھی ایک دینی کتاب جس پر برابر رکھی چادر کا کونا ڈھلک آیا تھا اُسے ہٹایا اور کتاب اٹھا کر آنکھوں سے لگائی، سر پر رکھی اور چوم کر ادب سے اُسی جگہ واپس رکھ دی۔ شرکائے قافلہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ادب و عملی ترغیب کے اس دلنشین انداز سے بے حد متاثر ہوئے اور نیت کی آئندہ ہم بھی دینی کتابوں کے آداب کا خیال رکھیں گے۔[5]

1... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۹۵

2... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی قراءۃ من المصحف، ۲/ ۴۰۸، حدیث: ۲۲۲۲

3... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۹۵، بتغیر قلیل

4... تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴، ص ۳۴

5... تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴/ ۳۵

آیئے! اب ادب کی اہمیت کے بارے میں بزرگوں کے چار (4) اقوال سنئے۔

ادب کے متعلق بزرگوں کے اقوال

(1) حضرت سَیِّدُنا ابو علی دقّاق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ اِطاعت سے جنّت تک اور اطاعتِ الٰہی میں ادب کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تک پہنچ جاتا ہے۔(1)

(2) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں زیادہ عِلْم حاصل کرنے کے مقابلے میں تھوڑا سا اَدَب حاصل کرنے کی زیادہ ضَرورت ہے۔(2)

(3) حضرت سیّدنا داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دینی و دنیوی تمام امور کی زینت (Attraction) "ادب" ہے اور مخلوقات کو ہر مقام پر ادب کی ضرورت ہے۔(3)

(4) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ "فتاویٰ رضویہ" میں ارشاد فرماتے ہیں: لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا اَدَبَ لَہٗ یعنی جو باادب نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔(4)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "اِنفرادی کوشش"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو فَرائض وواجبات، سُنَن و مُستَحبّات کا پابند اور ادب و تعظیم کا پیکر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذَیلی حَلقے کے 8 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذَیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "انفرادی کوشش" بھی ہے آپ تمام اسلامی بہنوں کی بارگاہ میں مدنی التجا ہے کہ نئی نئی اسلامی بہنوں پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اِنھیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک کیجئے، مُعَلِّمَہ، مُبَلِّغَہ اور مُدَرِّسَہ بنا کر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بڑھایئے۔ وہ اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں، بالخصوص اُن پر اِنفرادی کوشش کر کے اُنہیں مَدَنی ماحول سے دوبارہ وابَستہ کیجئے۔ شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کا 99 فی صد مدنی کام انفِرادی کوشش سے ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انفرادی کوشش کی برکت سے کئی اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوچکی ہیں آیئے! آپ کی ترغیب وتحریص کے لئے انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے چنانچہ

عبادت کا ذوق مل گیا

باب المدینہ (کراچی) کے علاقہ کورنگی میں مقیم ایک اسلامی بہن بدقسمتی سے نمازوں میں سستی کا شکار تھی اور اچھے ماحول سے محرومی کے سبب بد اخلاقی کی آفت میں بھی گرفتار تھی۔ ان کی زندگی میں مدَنی بہار یوں آئی کہ ان کے علاقے میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بہنیں رہتی تھیں، جو علاقے کی خواتین پر انفرادی کوشش کرتیں تھیں اور انہیں مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر قبر وآخرت سنوارنے کا مدنی ذہن دیتی تھیں۔ ایک روز وہ ان کے پاس تشریف لائیں اور نیکی کی دعوت دینے لگیں اور انفرادی کوشش کے ذریعے آخرت کی تیاری کا ذہن بنانے لگیں چنانچہ ان اسلامی بہنوں کی اس دعوتِ فکر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدَنی کارواں میں شامل ہونے کا فیصلہ کرلیا، مدَنی ماحول سے وابستہ باحیا اسلامی بہنوں کی رفاقت کیا ملی ان کے کردار وگفتار میں مثبت تبدیلیاں آنے لگیں، دل میں عمل کا جذبہ موجزن ہوگیا، مزید علمِ دین کے فضائل سنے تو درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کا ذہن بن گیا، چنانچہ انہوں نے والدین سے اجازت لی اور بہارِ بغدار میں قائم دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعۃُ المدینہ للبنات میں داخلہ لے لیا اور محنت ولگن سے علمِ دین حاصل کرنا شروع کر دیا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا ان کی عملی حالت بہتر سے بہتر ہوتی گئی، مدَنی

1... الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۶
2... الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۷
3... کشف المحجوب، باب المشاھدہ، کشف الحجاب التاسع فی الصحبۃ مع ادابھا واحکامھا، ص ۳۶۹
4... فتاویٰ رضویہ، ۲۸/ ۱۵۸

www.dawateislami.net

ماحول میں آنے سے قبل بد اخلاقی کرنا ان کا شیوہ تھا مگر اب ہر ایک کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتی ہیں اور نمازیں بھی پابندی کے ساتھ ادا کرتی ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مساجد کا ادب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کل بد قسمتی سے جہاں برگزیدہ ہستیوں، مُقدّس چیزوں اور بابرکت مقامات کے ادب و احترام کی طرف سے ہماری توجہ کم ہو گئی ہے وہیں مسجد کے ادب و تقدّس میں بھی بہت کمی آچکی ہے حالانکہ مسجد کے معاملے میں ہر مسلمان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ مسجد بادشاہِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کا دربار ہے لہٰذا مسجد کا ادب و احترام دُنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کے دربار سے بھی زیادہ ہونا چاہئے، مگر بد قسمتی سے آج کل مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرنا عام ہوتا جارہا ہے، افسوس! علمِ دین سے دُوری اور فکرِ آخرت سے محرومی کے باعث مسجد میں بیٹھ کر انتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی سے نہ صرف دنیاوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے انجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہیں، حالانکہ مسجد کے آداب کو نظر انداز کر دینا اور ذکر و اذکار وغیرہ نیک کاموں کے بجائے اس کی بے حُرمتی کرنا یا اس میں بیٹھ کر دُنیاوی باتیں کرنا دُنیا و آخرت کی بربادی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کے فضل و کرم سے محرومی کا سبب ہے۔ جیسا کہ

مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ کی 16 ویں جلد میں ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔[1]

اسی طرح نبیوں کے سُلطان، سردارِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۶ / ۳۱۲ بتغیر قلیل

مساجد کے اندر لوگوں کی باتیں اپنے دُنیاوی معاملات کے بارے میں ہونگی، تم ایسوں کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ ایسے لوگوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کوئی ضرورت نہیں۔[2] مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ رَبّ کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔[3]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو ان کی ہم نشینی و صحبت اختیار کرنے سے منع فرمادیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر و بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن خود بھی آدابِ مسجد کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے اور دوسروں کی بھی اس بارے میں تربیت فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

مسجد میں آواز بلند کرنے والوں کی تربیت

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ادبِ مسجد سے مُتَعَلِّق دو آدمیوں کی تربیت فرمائی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری (Small stone) ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (بلند آواز سے باتیں کرنے والے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ امیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے

2 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۸۶، حدیث: ۲۹۶۲

3 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۵۷

www.dawateislami.net

رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔[1]

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ وہ حضرات دنیوی باتیں اونچی آواز سے کر رہے تھے، ورنہ مسجد میں درس، تدریس، ذِکرُ اللہ (اور) نعت شریف وغیرہ بلند آواز سے کر سکتے ہیں، جب کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔[2]

نواب صاحب پر انفرادی کوشش

اسی طرح ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نواب صاحب کو احترام مسجد کا ذہن دیا جیسا کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِکُ العلماء حضرت علامہ مولانا ظفرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں کہ ایک صاحب جنہیں نواب صاحب کہا جاتا تھا، مسجد میں نماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے بے پروائی سے اپنی چھڑی (Walking stick) مسجد کے فرش پر گرا دی، جس کی آواز حاضرین نے سنی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نواب صاحب! مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا! (یعنی یہ تو نِری بے اَدَبی ہے، مَلِکُ العلماء فرماتے ہیں کہ) نواب صاحب نے میرے سامنے وعدہ (Promise) کیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔[3]

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے محارم اور بچوں کو ہر اس کام سے بچنے کی ترغیب دلائیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہوں اور جن کاموں سے مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہو، یاد رکھئے! مسجد کے اندر دوڑنے، زور زور سے چھینکنے، کھانسنے یا ڈکارنے، بلا ضرورت جماہی لینے اور اس کی آواز بلند کرنے نیز بغیر نیتِ اعتکاف کھانے وغیرہ سے مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے بلکہ ان میں سے بعض کام ناجائز و حرام بھی ہیں۔ آیئے مسجد کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی

1 ... بخاری، کتاب الصلٰوۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث: ۴۷۰

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۵۶

3 ... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص ۳۵

اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" سے مسجد کے 12 آداب سُنتے ہیں۔

مسجد کے آداب

1. جب مسجد میں قدم رکھو تو پہلے سیدھا پھر اُلٹا اور واپسی پر اِس کا عکس (یعنی اُلٹ کرو)۔
2. بغیر نیتِ اعتکاف کسی چیز کے کھانے کی اجازت نہیں۔
3. بہت مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مُبارَک میں لوگ نمازیوں کے لیے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بِلا نیتِ اعتکاف وہیں بے تکلُّف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔
4. وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ (بھی) پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔
5. مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔
6. مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی (میں بھی)۔ (حدیث میں ہے) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَکْرَہُ الْعَطْسَۃَ الشَّدِیْدَۃَ فِی الْمَسْجِدِ (یعنی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔[4]
7. اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتّی الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظّم (ہستی) کے سامنے کہ (بلند آواز سے ڈکار لینا) بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں ڈکار لی (تو) فرمایا: کُفَّ عَنَّا جُشَاءَکَ فَاِنَّ اَکْثَرَھُمْ شِبَعًا فِی الدُّنْیَا اَطْوَلُھُمْ جُوْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (یعنی) ہم سے اپنی ڈکار دُور رکھ کہ دُنیا میں جو زیادہ مُدّت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مُدّت تک بُھوکے رہیں گے۔[5]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

4 ... شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی خفض الصوت بالعطاس، ۷/۳۲، حدیث ۹۳۵۶

5 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ... الخ، باب-۴، ۴/۲۱۷، حدیث: ۲۴۸۶

www.dawateislami.net

اوراقِ مُقدَّسہ کا تحفظ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ادب کا صرف درس ہی نہیں دیا جاتا بلکہ اس کیلئے عملی طور پر جدّ وجہد بھی کی جاتی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی جہاں سنتوں کی خدمت کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے وہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک باقاعدہ شُعبہ "مجلس تحفُّظِ اوراقِ مُقدَّسہ" بھی ہے۔ اس مجلس کا بنیادی مقصد مقدس اوراق کا تحفظ کرنا اور لوگوں کو ان کی پامالی اور بے ادبی سے بچانا ہے۔اسی عظیم جذبے کے تحت مجلس تحفُّظِ اَوراقِ مُقدَّسہ کے اسلامی بھائی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں (مثلاً علماء، ائمہ، مسجد کمیٹیاں، تاجر، دُکاندار وغیرہ) کے تعاون سے مختلف مقامات پر اَوراقِ مُقدَّسہ کے تحفُّظ کیلئے بکس (Box) یا بوریوں وغیرہ کی ترکیب بناتے ہیں اور مجلس کے دیئے ہوئے شرعی وتنظیمی اُصولوں کے مُطابق اَوراقِ مُقدَّسہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کرنے کا بھرپور انتظام کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسی مجلس کے تحت پاکستان کے تقریباً 150 سے زائد شہروں میں مختلف مقامات پر 27000 (ستائیس ہزار) باکس (Box) لگائے جاچکے ہیں اور اب تک اوراقِ مقدسہ کے 2 لاکھ سے زائد تھیلے محفوظ کئے جاچکے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم نے ادب کی اہمیت کے بارے میں سُنا کہ جو قابلِ ادب چیزوں اور ہستیوں کا ادب واحترام کرتے ہیں اُن کے نصیب اچھے ہوتے ہیں اور وہ ادب کی برکت سے دُنیا و آخرت کی سعادتیں پانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں ادب کی وجہ سے بسا اوقات بے ایمان کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے جیسا کہ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معمولی سا ادب کیا تو اُنہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی ادب کی وجہ سے کبھی گناہ گار کو توبہ اور نیکی کی توفیق ملتی ہے تو کسی کو ولایت کا درجہ نصیب ہوجاتا ہے ہمارے بُزرگانِ دین نام خدا کا، اللہ والوں کا، اور قرآن کا خود بھی بے حد ادب کرتے اور دوسروں کی بھی اس معاملے میں تربیت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن بزرگوں کے طرزِ عمل کا اور اِن کی تعلیمات کا صدقہ ہمیں بھی عطا فرمائے اور ہمیں باادب بانصیب بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصِل کرتی ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (1)

ان کی سنّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

پانی پینے کے مدنی پھول

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے پانی پینے کے مدنی پھول سنتے ہیں: ❁ پانی پینے سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مُشابَہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (ماخوذاز: فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۷۵، ج ۲۱ ص ۶۶۹) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۵ ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقہیۃ الکبری لابن حجر الہیتمی ج ۴ ص ۱۱۷، کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعہ فرمایئے۔

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net